بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

آج یکم رمضان المبارک جمعہ کے روز اسرار التنزیل کی چھٹی جلد کی ابتدا اللہ کریم کے مبارک نام سے کرتا ہوں۔ وہی ہے جو علم اور تقویٰ عطا فرماتا ہے اور توفیق عمل سے نوازتا ہے کروڑوں درود اور سلام ہوں اللہ کریم کے آخری اور عظیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کا اتباع اور جن کی اطاعت ہی اللہ کریم کی رحمت کو پانے کا اکیلا سبب ہے۔

—0—

سُوۡرَةُ مَرۡيَمَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّتِسۡعُوۡنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوۡعَاتٍ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○
كٓهٰيٰعٓصٓ ① ذِكۡرُ رَحۡمَتِ رَبِّكَ
عَبۡدَهٗ زَكَرِيَّا ②
اِذۡ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ③
قَالَ رَبِّ اِنِّىۡ وَهَنَ الۡعَظۡمُ مِنِّىۡ
وَاشۡتَعَلَ الرَّاۡسُ شَيۡبًا وَّلَمۡ اَكُنۡۢ
بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ④
وَاِنِّىۡ خِفۡتُ الۡمَوَالِىَ مِنۡ وَّرَآءِىۡ
وَكَانَتِ امۡرَاَتِىۡ عَاقِرًا فَهَبۡ لِىۡ مِنۡ
لَّدُنۡكَ وَلِيًّا ⑤
يَّرِثُنِىۡ وَيَرِثُ مِنۡ اٰلِ يَعۡقُوۡبَ ۖ
وَاجۡعَلۡهُ رَبِّ رَضِيًّا ⑥
يٰزَكَرِيَّاۤ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ اِۨسۡمُهٗ
يَحۡيٰى ۙ لَمۡ نَجۡعَلۡ لَّهٗ مِنۡ قَبۡلُ سَمِيًّا ⑦
قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوۡنُ لِىۡ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ
امۡرَاَتِىۡ عَاقِرًا وَّقَدۡ بَلَغۡتُ مِنَ الۡكِبَرِ
عِتِيًّا ⑧
قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَىَّ هَيِّنٌ
وَّقَدۡ خَلَقۡتُكَ مِنۡ قَبۡلُ وَلَمۡ تَكُ
شَيۡـًٔـا ⑨
قَالَ رَبِّ اجۡعَلۡ لِّىۡۤ اٰيَةً ؕ قَالَ اٰيَتُكَ
اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ⑩
فَخَرَجَ عَلٰى قَوۡمِهٖ مِنَ الۡمِحۡرَابِ فَاَوۡحٰۤى
اِلَيۡهِمۡ اَنۡ سَبِّحُوۡا بُكۡرَةً وَّعَشِيًّا ⑪

سورۂ مریم مکی ہے اور اس میں اٹھانوے آیتیں اور چھ رکوع ہیں

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○
کہٰیٰعص ① (یہ) تمہارے پروردگار کی مہربانی کا بیان
(ہے جو اس نے) اپنے بندے زکریا پر (کی تھی) ②
جب انہوں نے اپنے پروردگار کو دبی آواز سے پکارا ③
(اور) کہا کہ اے میرے پروردگار میری ہڈیاں بڑھاپے
کے سبب کمزور ہو گئی ہیں اور سر شعلہ مارنے لگا ہے اور اے میرے
پروردگار میں تجھ سے مانگ کر کبھی محروم نہیں رہا ④
اور میں اپنے بعد اپنے بھائی بندوں سے ڈرتا ہوں
اور میری بیوی بانجھ ہے تو مجھے اپنے پاس سے
ایک وارث عطا فرما ⑤
جو میری اور اولاد یعقوب کی میراث کا مالک ہو۔ اور
(اے) میرے پروردگار اس کو خوش اطوار بنائیو ⑥
اے زکریا ہم تم کو ایک لڑکے کی بشارت دیتے ہیں جس کا نام
یحییٰ ہے۔ اس سے پہلے ہم نے اس نام کا کوئی شخص پیدا نہیں کیا ⑦
انہوں نے کہا پروردگار میرے ہاں کس طرح لڑکا ہوگا۔
جس حال میں میری بیوی بانجھ ہے اور میں بڑھاپے کی
انتہا کو پہنچ گیا ہوں ⑧
حکم ہوا کہ اسی طرح (ہوگا) تمہارے پروردگار نے فرمایا ہے
کہ مجھے یہ آسان ہے اور میں پہلے تم کو بھی تو پیدا کر چکا
ہوں اور تم کچھ چیز نہ تھے ⑨
کہا کہ پروردگار میرے لئے کوئی نشانی مقرر فرما۔ فرمایا نشانی یہ ہے کہ تم
صحیح و سالم ہو کر تین (رات اور دن) لوگوں سے بات نہ کر سکو گے ⑩
پھر وہ (عبادت کے) حجرے سے نکل کر اپنی قوم کے پاس آئے
تو ان سے اشارے سے کہا کہ صبح و شام (خدا کو) یاد کرتے رہو ⑪

—0—

MARY

Revealed at Mecca

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

1. Kâf. Hâ. Yâ. A'în. Sâd.
2. A mention of the mercy of thy Lord unto His servant, Zachariah.
3. When he cried unto his Lord a cry in secret,
4. Saying: My Lord! Lo! the bones of me wax feeble and my head is shining with grey hair, and I have never been unblest in prayer to Thee, my Lord.
5. Lo! I fear my kinsfolk after me, since my wife is barren. Oh, give me from Thy presence a successor!
6. Who shall inherit of me and inherit (also) of the house of Jacob. And make him, my Lord, acceptable (unto Thee).
7. (It was said unto him): O Zachariah! Lo! We bring thee tidings of a son whose name is John; We have given the same name to none before (him).
8. He said: My Lord! How can I have a son when my wife is barren and I have reached infirm old age?
9. He said: So (it will be) Thy Lord saith: It is easy for Me, even as I created thee before, when thou wast naught.
10. He said: My Lord! Appoint for me some token. He said: Thy token is that thou, with no bodily defect, shalt not speak unto mankind three nights.
11. Then he came forth unto his people from the sanctuary, and signified to them: Glorify your Lord at break of day and fall of night.

يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ۗ وَاٰتَيْنٰهُ
الْحُكْمَ صَبِيًّا ۙ ﴿١٢﴾
وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ۗ وَكَانَ
تَقِيًّا ۙ ﴿١٣﴾
وَّبَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ﴿١٤﴾
وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ
وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ﴿١٥﴾ ع

اے یحییٰ (ہماری) کتاب کو زور سے پکڑے رہو اور ہم نے انکو
لڑکپن ہی میں دانائی عطا فرمائی تھی ﴿١٢﴾
اور اپنے پاس سے شفقت اور پاکیزگی (دی تھی) اور
وہ پرہیزگار تھے ﴿١٣﴾
اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنیوالے تھے اور سرکش اور نافرمان نہیں تھے ﴿١٤﴾
اور جس دن وہ پیدا ہوئے اور جس دن وفات پائینگے اور جس
دن زندہ کرکے اٹھائے جائینگے اُن پر سلام اور رحمت (ہے) ﴿١٥﴾

12. (And it was said unto his son): O John! Hold fast the Scripture. And We gave him wisdom when a child!
13. And compassion from Our presence, and purity; and he was devout,
14. And dutiful toward his parents. And he was not arrogant, rebellious.
15. Peace on him the day he was born, and the day he dieth and the day he shall be raised alive!

اسرار و معارف

سورہ مریم بھی مکی سورتوں میں سے ہے اور سورہ کہف کی طرح اس میں بھی بہت سے واقعاتِ عجیبہ کا تذکرہ ہے۔ پہلی گزرنے والی سورہ یعنی سورہ کہف کی طرح اس میں بھی بہت سے واقعات کا ذکر تھا جو علمائے یہود نے مشرکینِ مکہ کو پوچھنے کے لیے کہا تھا اور یہ بھی کہا تھا کہ ان واقعات کو صحیح طور پر صرف اللہ کا نبی ہی بیان کرسکتا ہے۔ اللہ کریم نے وہ واقعات ارشاد فرما کر اپنے رسول فداہ ابی وامی کو مزید واقعاتِ غریبہ سے مطلع فرمایا جن کے بارے کفار و مشرکین سوال بھی نہ کرپائے تھے کہ وہ اتنا بھی علم نہ رکھتے تھے۔

حروفِ مقطعات

کٓھٰیٰعٓصٓ۔ حروفِ مقطعات کی بات پہلے گزر چکی کہ انہیں پڑھنے کا ثواب بھی قاری پالیتا ہے اور کیفیت بھی۔ رہا ان کا مفہوم تو یہ اللہ کریم اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان راز ہے یا اس کے خاص بندوں کو باتباعِ نبی جتنا اللہ کریم چاہے نصیب ہوتا ہے۔

اللہ کریم کے اندازِ عطا کا تذکرہ

یہاں ربِ جلیل کی عطائے کریمانہ کا تذکرہ ہے کہ وہ اسباب کا محتاج نہیں جب چاہے جو چاہے اور جس کو چاہے عطا کردے ہاں مانگنے کی شرائط بھی ہیں اور سلیقہ بھی پھر اس کی رحمت کا تماشہ دیکھو۔

مانگنے کی شرط اور سلیقہ

مانگنے کی شرط تو یہ ہے کہ بندہ اس کا ہو۔ جیسا کہ انبیاء۔ تو کامل بندے ہوتے ہیں۔ مذاہبِ باطلہ نے اپنے اپنے مذہبی راہنماؤں کو کبھی دیوتا

ماننا اور کبھی اللہ کا اوتار، کسی میں حلول کے قائل ہو گئے اور کسی میں خدائی اوصاف کو مان لیا۔ مگر اسلام اور دینِ حق کی بُنیاد ہی اس بات پر ہے کہ اللہ کا نبی یا اللہ کی طرف دعوت دینے والا اللہ کا رسُول اس کا کامل بندہ ہوتا ہے لہذا ہر مانگنے والے کے لیے بنیادی شرط تو یہ ہے کہ اللہ کریم کو مالک اور خُود کو اس کا بندہ جانے۔ اب رہا سلیقہ تو وہ حضرت زکریا علیہ السلام کے انداز سے عیاں ہے کہ پہلے تو نہایت خفیہ انداز میں یعنی قلبی طور پر چپکے چپکے ربِ جلیل سے مانگے یعنی بات اس کے

ذکرِ خفی

اور اس کے رب کے درمیان ہو محض دکھلاوے کے لیے شور برپا نہ کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد حضرت سعد ابن وقاصؓ نے روایت فرمایا اِنَّ خَیْرَ الذِّکْرِ الْخَفِیُّ وَخَیْرَ الرِّزْقِ مَا یَکْفِیْ۔ کہ بہترین ذکر "خفی" ہے اور بہترین رزق وہ ہے جو کافی ہو اور ضرورت پُوری کرنے والا ہو۔ دُوسرا انداز یہ ہے کہ اپنی احتیاج اور کمزوری کو بیان کرے اور اپنی حاجت مندی کا ذکر کرے۔ اور تیسری بات یہ کہ اللہ کریم کی بخشش اور عطا پر اعتماد ہو۔ جیسے حضرت زکریا علیہ السلام نے چپکے چپکے دُعا کی کہ اے ربِّ کریم میری تو ہڈیاں بھی بوڑھی ہو گئیں اور یہ بڑھاپے کی زیادتی کا بیان کہ اس کا اثر نہ صرف اعصاب پر ہے بلکہ ہڈیاں تک کمزور پڑ گئی ہیں۔ اور سر سے بڑھاپے کا شعلہ نکل گیا ہے۔ یعنی میرے سر کا حال بالوں کی سفیدی یا سماعت وبصارت کی فطری کمزوری یا لرزہ وغیرہ بڑھاپے کا اعلان ایسے کر رہے ہیں جیسے شعلہ اُٹھ کر آگ کے ہونے کی خبر دیتا ہے سبحان اللہ کیا خوبصورت اندازِ بیان، اور تیری عطائے کریمانہ یہ ہے کہ میں کبھی بھی تجھ سے مانگ کر محروم نہیں رہا۔ نیز ساتھ میں مانگنے کا بنیادی سبب دین کو قرار دیا اگرچہ ساتھ دنیا کا فائدہ بھی نصیب ہُوا کہ اولاد کی نعمت عطا ہُوئی مگر عرض کیا کہ مَیں اپنے رشتہ داروں کے رویہ سے ڈرتا ہوں کہ یہ دینی خدمت انجام نہ دے سکیں گے بلکہ اُلٹا دین میں رکاوٹ کا باعث بن جائیں گے۔

اہل اللہ اور اُن کے رشتہ دار

یہ بڑی عجیب بات ہے کہ بہت خوش قسمت رشتہ دار انبیاءؑ سے مستفید ہُوئے ورنہ اکثر محرومی کا شکار ہُوئے اسی طرح اہل اللہ کے بھی رشتہ داروں نے بہت کم فائدہ پایا اور اکثر نے دینی اُمور میں مخالفت کی اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ استفادہ کرنے کے لیے عقیدت، ادب اور اطاعت بنیادی باتیں ہیں مگر رشتہ دار عموماً عقیدت ہی سے محروم ہوتے ہیں اور نبی کو نبی ماننے کی بجائے بھائی بھتیجہ یا قوم کا آدمی ہی جانتے ہیں ایسے ہی اہل اللہ کے رشتہ دار اُنہیں محض اپنے رشتے سے پہچاننے پہ اکتفا کرتے ہیں جو ان کے لیے برکات سے محرومی کا سبب بن جاتا ہے لہذا انہوں نے بھی یہاں یہ بات عرض کی

کہ رشتہ داروں سے خائف ہوں اور ان سب باتوں میں بہت بڑی بات یہ بھی ہے کہ میری بیوی بانجھ ہے جسے ساری عمر اولاد نصیب نہیں ہو سکی۔

لیکن اے میرے پروردگار تو قادرِ مطلق ہے لہٰذا مجھے ایک وارث عطا کر جو میرا ایسا وارث ہو کہ آلِ یعقوبؑ کی وراثت کا حق ادا کر سکے اور وہ تیرا مقبول و محبوب بندہ بھی ہو۔

انبیاءؑ کی وراثت

جمہور کا اس پر اتفاق ہے کہ انبیاءؑ کی وراثت ان کے علوم ہوتے ہیں اور دنیا کا مال انبیاءؑ کی وراثت نہیں ہوتا۔ ایک حدیث صحاح میں بھی ہے اور کتب شیعہ میں سے بھی کافی کلینی میں موجود ہے کہ بیشک علماء ہی انبیاءؑ کے وارث ہیں کیونکہ انبیاء علیہم السلام دینار و درہم کی وراثت نہیں چھوڑتے بلکہ ان کی وراثت علم ہوتا ہے۔ جس نے حاصل کر لیا بڑی دولت پالی۔ اور مال انبیاءؑ جو رہ جائے وہ صدقہ ہوتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہتھیار زرہیں اور گھوڑے وغیرہ وارثوں کو نہیں بلکہ محض برکت کے لیے ان حضرات کو عطا ہوئے۔ یہاں بھی دنیا کی وراثت مراد نہیں بلکہ فرمایا یَرِثُنِیۡ وَیَرِثُ مِنۡ اٰلِ یَعۡقُوۡبَ کہ میرا وارث بنے اور آلِ یعقوبؑ کا جس سے واضح ہے کہ علمی وراثت ہے اور دنیا کے مال کا وارث تو حضرت یعقوبؑ کے قریبی لوگوں نے بننا تھا نہ کہ حضرت زکریا علیہ السلام کی اولاد نے نیز اپنے اقرباء سے ڈرتے ہیں کہ وراثت کے اہل نہ ہوں گے تو مراد علم اور دین ہے ورنہ دنیا کی دولت تو پھر وارث لے لیتا ہے اور حضرت زکریا علیہ السلام کے پاس دولت بھی تو نہ تھی۔

ارشاد ہوا آپ کی دعا قبول فرما کر بیٹے کی بشارت دی جاتی ہے آپ اس کا نام بھی یحییٰؑ رکھیں جو ایک منفرد نام ہے کہ پہلے یہ نام کسی کو نصیب نہیں ہوا۔ گویا نام کا خوبصورت اور منفرد ہونا بہت اچھی بات ہے اور نام بامعنی بھی ہونا چاہیے جس کا اہتمام اسلام میں بہت ہے ورنہ غیر اسلامی

نام خوبصورت اور منفرد ہونا چاہیے

دنیا کے آج کے نام بھی امریکہ کا صدر بُش ہے یعنی جھاڑی اور نائب صدر کو ئل یعنی بٹیر۔ ان کا اثر شخصیت پہ ہونا ایک قدرتی امر ہے۔

تو آپ نے عرض کیا بارِ الٰہا میرا بڑھاپا بھی حد سے گزر گیا ہے اور میری بیوی بھی بانجھ ہے تو وہ کیا طریقہ ہوگا کہ ہمیں بیٹا نصیب ہوگا بظاہر اس بات سے آگاہ ہونے کی کوئی نشانی تو ہم میں ہے نہیں تو کیا میں جوان ہوں گا یا اور شادی ہوگی یا کیسے یہ کام ہوگا فرمایا مجھے اسباب کی ضرورت نہیں اور میری قدرتِ کاملہ ہر انسان کے

روبرو ہے کہ کوئی کچھ نہیں ہوتا تو ہم بنا دیتے ہیں ایسے ہی اسباب کو ہم بناتے ہیں تو عرض کیا۔ اللہ کریم کوئی نشانی ہی مقرر فرما دے کہ میں جان سکوں فرمایا علامت یہ ہے کہ جب آپ کی بیوی حاملہ ہو گی تو تین روز تک آپ کسی سے بات نہ کر سکیں گے ذکر الٰہی پر تکلم کی طاقت ہو گی کسی انسان سے بات نہ ہو سکے گی چنانچہ جب آپ کی یہ حالت ہو گئی تو حجرہ مبارک سے باہر آئے اور قوم کو کثرت سے ذکر کرنے کا حکم دیا اور اشارے سے سمجھایا۔ یہ قدرتی امر ہے کہ نعمت پا کر خوشی

اولاد یا نعمت کی عطا پر اظہار خوشی کا طریقہ

ہوتی ہے اور اولاد بہت بڑی نعمت ہے تو اظہار مسرت کا طریقہ یہ ہے کہ کثرت سے اللہ کا ذکر کیا جائے محافل منعقد کی جائیں سیرت بیان کی جائے۔ احکامات بیان کئے جائیں اور ذکر اللہ کا اہتمام کیا جائے۔

چنانچہ انہیں فرزند عطا ہوا حضرت یحییٰؑ پیدا ہوئے جب انہوں نے ہوش سنبھالا تو ارشاد ہوا کہ اے یحییٰ کتاب یعنی تورات کو مضبوطی سے تھامیں یعنی اس پر عمل کی پوری کوشش کریں اور انہیں لڑکپن میں ہی دین کا فہم و شعور عطا ہوا اور اللہ نے اپنی محبت عطا کر دی اور ان کے قلب میں اپنی طلب ڈال دی اور بہت صاف ستھرے نہایت پرہیزگار تھے اور والدین کے ساتھ بہت سلوک کرنے والے عام آدمیوں پر بھی شفقت لٹانے والے تھے کبھی بھی سخت گیر اور خودسر نہ تھے اور اللہ کے اتنے محبوب تھے کہ فرمایا میری طرف سے سلامتی ہو ان پر جس روز وہ پیدا ہوئے جس روز دنیا سے رخصت ہوں گے اور جب میدان حشر میں دوبارہ زندہ ہو کر اٹھیں گے تب بھی۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ إِذِ انْتَبَذَتْ
مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ﴿١٦﴾
فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُونِهِمْ حِجَابًا ۠ فَأَرْسَلْنَا
إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ﴿١٧﴾
قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ
إِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ﴿١٨﴾

اور کتاب (قرآن) میں مریم کا بھی مذکور کرو جب وہ اپنے لوگوں سے الگ ہو کر مشرق کی طرف چلی گئیں (۱۶)
تو انہوں نے ان کی طرف سے پردہ کر لیا (اس وقت) ہم نے ان کی طرف اپنا فرشتہ بھیجا تو وہ ان کے سامنے ٹھیک آدمی (کی شکل) بن گیا (۱۷)
(مریم) بولیں کہ اگر تم پرہیزگار ہو تو میں تم سے خدا کی پناہ مانگتی ہوں (۱۸)

16. And make mention of Mary in the Scripture, when she had withdrawn from her people to a chamber looking East,

17. And had chosen seclusion from them. Then We sent unto her Our spirit and it assumed for her the likeness of a perfect man.

18. She said: Lo! I seek refuge in the Beneficent One from thee, if thou art God-fearing.

قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ ۖ لِأَهَبَ
لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ﴿١٩﴾
قَالَتْ أَنّٰى يَكُونُ لِي غُلٰمٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي
بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا ﴿٢٠﴾

انہوں نے کہا کہ میں تو تمہارے پروردگار کا بھیجا ہوا (یعنی فرشتہ) ہوں (اور اس لئے آیا ہوں) کہ تمہیں پاکیزہ لڑکا بخشوں (۱۹)
(مریم نے) کہا کہ میرے ہاں لڑکا کیونکر ہوگا مجھے کسی بشر نے چھوا تک نہیں اور میں بدکار بھی نہیں ہوں (۲۰)

19. He said: I am only a messenger of thy Lord, that I may bestow on thee a faultless son.

20. She said: How can I have a son when no mortal hath touched me, neither have I been unchaste?

21. He said: So (it will be). Thy Lord saith: It is easy for Me. And (it will be) that We may make of him a revelation for mankind and a mercy from Us, and it is a thing ordained.

22. And she conceived him, and she withdrew with him to a far place.

23. And the pangs of childbirth drove her unto the trunk of the palm tree. She said: Oh would that I had died ere this and had become a thing of naught, forgotten!

24. Then (one) cried unto her from below her, saying: Grieve not! Thy Lord hath placed a rivulet beneath thee.

25. And shake the trunk of the palm-tree toward thee, thou wilt cause ripe dates to fall upon thee.

26. So eat and drink and be consoled. And if thou meetest any mortal, say: Lo! I have vowed a fast unto the Beneficent, and may not speak this day to any mortal.

27. Then she brought him to her own folk, carrying him. They said: O Mary! Thou hast come with an amazing thing.

28. Oh sister of Aaron! Thy father was not a wicked man nor was thy mother a harlot.

29. Then she pointed to him. They said; How can we talk to one who is in the cradle, a young boy?

30. He spake: Lo! I am the slave of Allah. He hath given me the Scripture and hath appointed me a Prophet,

31. And hath made me blessed wheresoever I may be, and hath enjoined upon me prayer and almsgiving so long as I remain alive.

32. And (hath made me) dutiful toward her who bore me, and hath not made me arrogant, unblest.

33. Peace on me the day I was born, and the day I die,

فرشتے نے کہا کہ یونہی (ہوگا) تمہارے پروردگار نے فرمایا کہ یہ مجھے آسان ہے
اور (میں اُسے اسی طریق پر پیدا کروں گا) تاکہ اسکو لوگوں کیلئے اپنی طرف سے
نشانی اور (ذریعہ) رحمت (و مہربانی) بناؤں اور یہ کام مقرر ہو چکا ہے ﴿۲۱﴾
تو وہ اس (بچے) کے ساتھ حاملہ ہو گئیں اور اسے لیکر ایک دور جگہ چلی گئیں ﴿۲۲﴾
پھر دردِ زہ اُن کو کھجور کے تنے کی طرف لے آیا۔
کہنے لگیں کہ کاش میں اس سے پہلے مر چکتی اور بھولی
بسری ہو گئی ہوتی ﴿۲۳﴾
اس وقت اُنکے نیچے کی جانب سے فرشتے نے اُنکو آواز دی کہ غمناک
نہ ہو، تمہارے پروردگار نے تمہارے نیچے ایک چشمہ جاری کر دیا ہے ﴿۲۴﴾
اور کھجور کے تنے کو پکڑ کر اپنی طرف ہلاؤ تم پر تازہ تازہ
کھجوریں جھڑ پڑیں گی ﴿۲۵﴾
تو کھاؤ اور پیو اور آنکھیں ٹھنڈی کرو۔ اگر تم
کسی آدمی کو دیکھو تو کہنا کہ میں نے خدا کے لئے
روزے کی منت مانی تو آج میں کسی آدمی سے ہرگز
کلام نہیں کروں گی ﴿۲۶﴾
پھر وہ اس (بچے) کو اٹھا کر اپنی قوم کے لوگوں کے پاس
لے آئیں۔ وہ کہنے لگے کہ مریم یہ تو تو نے بُرا کام کیا ﴿۲۷﴾
اے ہارون کی بہن نہ تو تیرا باپ ہی بد اطوار آدمی تھا
اور نہ تیری ماں ہی بدکار تھی ﴿۲۸﴾
تو مریم نے اس لڑکے کی طرف اشارہ کیا۔ وہ بولے کہ ہم اس
سے کہ گود کا بچہ ہے کیونکر بات کریں ﴿۲۹﴾
بچے نے کہا کہ میں خدا کا بندہ ہوں اُس نے مجھے کتاب
دی ہے اور نبی بنایا ہے ﴿۳۰﴾
اور میں جہاں ہوں (اور جس حال میں ہوں) مجھے صاحبِ برکت کیا ہے
اور جب تک زندہ ہوں مجھ کو نماز اور زکوٰۃ کا ارشاد فرمایا ہے ﴿۳۱﴾
اور (مجھے) اپنی ماں کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا (بنایا ہے)
اور سرکش و بدبخت نہیں بنایا ﴿۳۲﴾
اور جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مروں گا اور جس دن

قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ
هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهُ آيَةً لِلنَّاسِ وَرَحْمَةً
مِنَّا ۚ وَكَانَ أَمْرًا مَقْضِيًّا ﴿٢١﴾
فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهِ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿٢٢﴾
فَأَجَاءَهَا الْمَخَاضُ إِلَىٰ جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ
قَالَتْ يَا لَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ
نَسْيًا مَنْسِيًّا ﴿٢٣﴾
فَنَادَاهَا مِنْ تَحْتِهَا أَلَّا تَحْزَنِي قَدْ
جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ﴿٢٤﴾
وَهُزِّي إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ
عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿٢٥﴾
فَكُلِي وَاشْرَبِي وَقَرِّي عَيْنًا ۖ فَإِمَّا
تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ أَحَدًا فَقُولِي إِنِّي
نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ أُكَلِّمَ
الْيَوْمَ إِنْسِيًّا ﴿٢٦﴾
فَأَتَتْ بِهِ قَوْمَهَا تَحْمِلُهُ ۖ قَالُوا يَا مَرْيَمُ
لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا ﴿٢٧﴾
يَا أُخْتَ هَارُونَ مَا كَانَ أَبُوكِ امْرَأَ سَوْءٍ
وَمَا كَانَتْ أُمُّكِ بَغِيًّا ﴿٢٨﴾
فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ ۖ قَالُوا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ
كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ﴿٢٩﴾
قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ
وَجَعَلَنِي نَبِيًّا ﴿٣٠﴾
وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَ مَا كُنْتُ وَأَوْصَانِي
بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ﴿٣١﴾
وَبَرًّا بِوَالِدَتِي وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا
شَقِيًّا ﴿٣٢﴾
وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُ وَيَوْمَ

أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا ﴿٣٣﴾
ذَٰلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ
الَّذِي فِيهِ يَمْتَرُونَ ﴿٣٤﴾
مَا كَانَ لِلَّهِ أَنْ يَتَّخِذَ مِنْ وَلَدٍ ۖ
سُبْحَانَهُ ۚ إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ
لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ﴿٣٥﴾
وَإِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۚ
هَٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ﴿٣٦﴾
فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ ۖ فَوَيْلٌ
لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ مَشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿٣٧﴾
أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ يَوْمَ يَأْتُونَنَا ۖ لَٰكِنِ
الظَّالِمُونَ الْيَوْمَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿٣٨﴾
وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ
وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٣٩﴾
إِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْأَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا
وَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ ﴿٤٠﴾ ع

زندہ کرکے اٹھایا جاؤں گا مجھ پر سلام (و رحمت) ہے (۳۳)
یہ مریم کے بیٹے عیسیٰ ہیں (اور یہ) سچی بات ہے جس میں
لوگ شک کرتے ہیں (۳۴)
خدا کو سزاوار نہیں کہ کسی کو بیٹا بنائے وہ پاک ہے
جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اُس کو یہی کہتا ہے
کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے (۳۵)
اور بیشک خدا ہی میرا اور تمہارا پروردگار ہے تو اُسی
کی عبادت کرو یہی سیدھا رستہ ہے (۳۶)
پھر (اہل کتاب کے) فرقوں نے باہم اختلاف کیا۔ سو جو لوگ کافر
ہوئے ہیں انکو بڑے دن (یعنی قیامت کے روز) حاضر ہونے سے خرابی ہے (۳۷)
وہ جس دن ہمارے سامنے آئینگے کیسے سننے والے اور کیسے دیکھنے والے
ہوں گے مگر ظالم آج صریح گمراہی میں ہیں (۳۸)
اور انکو حسرت (و افسوس) کے دن سے ڈراؤ جب بات فیصل کر دی جائیگی
اور (ہیہات) وہ غفلت میں (پڑے ہوئے) ہیں اور ایمان نہیں لاتے (۳۹)
ہم ہی زمین کے اور جو لوگ اس پر (بستے) ہیں اُن کے وارث
ہیں۔ اور ہماری ہی طرف اُن کو لوٹنا ہوگا (۴۰)

and the day I shall be raised alive!

34. Such was Jesus, son of Mary: (this is) a statement of the truth concerning which they doubt.

35. It befitteth not (the Majesty of) Allah that He should take unto Himself a son. Glory be to Him! When He decreeth a thing, He saith unto it only: Be! and it is.

36. And lo! Allah is my Lord and your Lord. So serve Him. That is the right path.

37. The sects among them differ: but woe unto the disbelievers from the meeting of an awful Day!

38. See and hear them on the Day they come unto Us! Yet the evil-doers are to-day in error manifest.

39. And warn them of the Day of anguish when the case hath been decided. Now they are in a state of carelessness, and they believe not.

40. Lo! We inherit the earth and all who are thereon, and unto Us they are returned.

اسرار و معارف

اور اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) اس سے عجیب تر اور فکر انگیز واقعہ اسی کتاب اللہ میں سُنا دیجیے جو حضرت مریم علیہا السلام کا ہے اور جس کے متعلق یہود اور نصاریٰ نے اپنے اپنے نظریات گھڑ رکھے ہیں کہ اس کی حقیقی اور واقعی صورت کیا ہے یہ بات تب شروع ہوتی ہے جب حضرت مریمؑ اپنے گھر والوں سے الگ ہو کر غسل وغیرہ کرنے کے لیے پردہ میں چلی گئیں تو وہاں ان کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا جس نے انسانی شکل میں ظاہر ہو کر ان سے بات کرنا چاہی۔ یاد رہے حضرت مریمؑ کا ذکر آلِ عمران میں گذر چکا ہے کہ ان

اولیاء اللہ سے فرشتہ کا ہمکلام ہونا

کی والدہ نے منت مانی تھی لہٰذا وہ بیت المقدس کی خادمہ کے طور پر مسجد کو دی گئیں اور حضرت زکریا علیہ السلام جو ان کے بہنوئی بھی

تھے ان کی کفالت کرتے تھے جنہوں نے ان سے بہت سی کرامات کا مشاہدہ فرمایا جن کا ذکر کتاب اللہ میں گزر چکا آپ بہت عابدہ زاہدہ اور نیک تھیں۔ لہٰذا جیسے انسان نظر پڑا تو پکار اُٹھیں کہ میں تجھ سے اللہ جو رحمٰن ہے کی پناہ چاہتی ہوں اگر تجھے کچھ اللہ تعالیٰ کا خوف بھی ہے تو انہوں نے فوراً خود کو ظاہر کیا۔ گویا اگر ایسی بھی صورت بن جائے کہ کسی سے گناہ پر مجبور کرنے کا اندیشہ ہو اور بچنے کی سبیل

اللہ کو پکارا جائے کہ گناہ سے حفاظت فرمائے

نظر نہ آئے تو بھی اللہ کریم کو ضرور پکارا جائے کہ ذکرِ الٰہی بھی حصولِ رحمت کا باعث ہے اور رحمتِ الٰہی گناہ کے سامنے ڈھال بن جاتی ہے چنانچہ حضرت جبریلؑ نے عرض کیا میں تیرے پروردگار کا بھیجا ہوا ہوں کہ اللہ کریم تجھے فرزند عطا فرمانا چاہتا ہے اور میری پھونک کو

اسباب اختیار کرنا ضروری ہے اور ترک ہرگز توکل نہیں بلکہ خلافِ سنّتِ الٰہیہ ہے

اس کا سبب بنا دیا۔ ویسے تو اولاد کے لیے مرد و عورت کا اختلاط ضروری ہے یہ قانون ہے اور وہ جیسے چاہے پیدا کرے یہ اس کی قدرت یہاں اس قانون کے خلاف صرف ماں سے پیدا فرمایا مگر عالم اسباب میں سبب کا ہونا ترک نہ فرمایا اور جبریل علیہ السلام کے دم اور پھونک کو سبب بنا دیا یہ بھی ثابت ہُوا کہ دم اور پھونک میں یقیناً اثر ہے۔ منع تب ہوگا جب کوئی ناجائز کلمات پڑھے

دم اور پھونک میں یقیناً اثر ہے

جائیں یا ناجائز مقصد کے لیے کیا جائے ورنہ اللہ کا کلام پڑھ کر پھونکنا بھی حصولِ رحمت کا سبب ہے اگر پڑھ کر پھونکنے والے میں وہ اوصافِ ملکوتی موجود ہوں جن کے باعث اثر پیدا ہوتا ہے کہ یہاں فرشتے کی پھونک کا تذکرہ ہے۔ تو انہوں نے پوچھا بھلا میری اولاد کیسے ہوگی نہ میں نے شادی کی اور نہ کبھی گناہ کا سوچا ہے تو فرمایا یہ تیرے پروردگار کی قدرت سے ہوگی جو فرماتا ہے کہ میرے لیے کچھ بھی مشکل نہیں نیز یہ عام بچہ نہ ہوگا بلکہ ایک طرف میری قدرتِ کاملہ کا نشان اور اظہار کا سبب ہوگا تو دوسری طرف میری رحمت کے بٹنے کا ذریعہ اور مخلوق کی ہدایت کا سبب یعنی رحمتِ باری یہ ہے کہ انسان کو ہدایت

رحمتِ باری

نصیب ہو جائے اور یہ معاملہ طے ہو چکا ہے ایسا ضرور ہوگا۔ اور اب آپ کے گھبرانے سے بات ٹل نہ سکے گی۔ چنانچہ جبرائیل علیہ السلام کے پھونک مارنے سے انہیں حمل رہ گیا مگر انسانی فطرت تو اپنی جگہ قائم

رہتی ہے جب میعاد پوری ہونے کو آئی تو بدنامی کے خوف سے آبادی سے باہر تشریف لے گئیں کہ انہیں تو حقیقت کا علم تھا مگر لوگوں کے منہ میں تو اپنی زبان ہوتی ہے۔

چنانچہ جب دردِ زہ شروع ہوا تو ایک کھجور کے تنے کا سہارا لیا اور گھبرا کر فرمایا کاش میں اس سے پہلے

فطرت انسانی قائم رہتی ہے اور اسباب اختیار کرنا ضروری ہے

ہی مرچکی ہوتی اور میری یاد تک لوگوں کو بھول چکی ہوتی۔ یہاں بدنامی کے سبب لوگوں کا دین سے اعتماد اٹھنے اور کفار تک کو طعن کرنے کا موقع ملنے کا خطرہ

موت کی طلب

تھا لہٰذا دینی نقصان سے بچنے کے لیے موت کی آرزو بھی درست تھی۔ مگر اللہ کریم کو اور منظور تھا لہٰذا جبرائیل علیہ السلام نے پردہ سے آواز دی کہ حیا کے سبب ایسی حالت میں سامنے نہ آئے کہ آپ پریشان نہ ہوں۔ اللہ کریم نے آپ کے لیے بہترین پانی کا چشمہ پیدا کر دیا ہے اور اسی خشک اور ویران تنے کو ہلائیں تو مزیدار پکی ہوئی کھجوریں گریں گی۔ کیسی عجیب بات ہے قادرِ مطلق نے صحرا میں چشمہ جاری فرما دیا اور خشک درخت سے پکا پھل عطا فرمایا مگر اپنے جاری کردہ فطری قوانین کا کس قدر لحاظ رکھا کہ معجزاتی طور پر بھی پانی اور کھجور عطا فرمائے جو

علاج اور دوا

ولادت کے وقت بہترین علاج بھی ہے اگر عورت کو پانی میں بھگو کر کھجور کھلائی جائے تو بچہ آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ نیز سوکھے تنے کو ہلانے کا حکم دے کر ثابت فرمایا کہ حصول رزق کے لیے نرے وظائف نہ پڑھے جائیں ممکن حد تک کوشش اور محنت بھی ضروری ہے۔ چنانچہ چاند سا بیٹا عطا ہوا اور ارشاد ہوا کہ آپ کے پاس غذا ایسی ہے جو دوا بھی ہے کھائیں پئیں اور بیٹے کو دیکھ کر آنکھیں ٹھنڈی کریں۔ خوش ہوں اور اللہ کریم کا شکر ادا کریں آخر آپ کو لوگوں میں ہی تو جانا ہے جو آپ کی بات نہ سمجھ پائیں گے لہٰذا اشارہ سے بتا دیں کہ میرا تو بات نہ کرنے کا روزہ ہے جو شریعتِ سابقہ میں تھا اسلام نے اس سے منع فرما کر فحش کلامی اور غیر ضروری باتوں سے منع فرما دیا۔ لہٰذا آپ اسی بچے سے پوچھ لیں یہ کون ہے اور کیسے پیدا ہوا۔ چنانچہ انہیں اللہ کے حکم سے واپس قوم کے سامنے

اہل اللہ کو لوگوں کے طعن سننے پڑتے ہیں

آنا پڑا جب کہ بغیر شادی کے ایک نومولود کو بھی اٹھا رکھا تھا گویا اللہ کی راہ میں کام کرنے والوں کو جہاں بہت سی جانی و مالی اور ذاتی آرام وغیرہ کی قربانی دینا پڑتی ہے وہاں لوگوں کے طعن بھی سننا پڑتے ہیں کہ ربِ جلیل دوستی کو خالص اور محض اپنی ذات کے لیے پسند فرماتے ہیں۔ دُنیا کی

راحتیں تو وہ ساری مخلوق پہ بانٹا کرتے ہیں اس کا حساب الگ سے ہوگا۔ اہل اللہ کو بھی دولتِ دُنیا اور اقتدار و منصب بھی ضرور نصیب ہوتا ہے مگر اس وقت جب ان کے قلوب سے اس کی طلب اُٹھ جاتی ہے اور محبت ِ الٰہی سے دل لبریز ہوتا ہے ابتدائے اسلام میں صحابہؓ کو تمام دُنیاوی نعمتیں اللہ کے نام پہ قربان کرنا پڑیں اور پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں کُندن بنے تو سارا جہاں قدموں میں تھا۔ ایسے ہی یہاں بغیر شادی کے حمل پھر جنگل میں اکیلے رہ کر بچے کی پیدائش کے عمل سے گزرنا اور پھر نومولود کو لیکر قوم کے پاس واپس جانے کیلئے الگ حوصلہ چاہیئے تھا مگر اس سب مشکل سے گزر کر ان کا نامِ نامی ہمیشہ کے لیے روشن اور کتاب اللہ کی زینت بنا۔

آپ جب بچے کو لے کر آئیں تو لوگوں نے مُنہ میں انگلیاں داب لیں مریم ؟ یہ کیا ہے اتنا بڑا حادثہ اے ہارون کی بہن تم سے تو یہ اُمید نہ تھی کہ تمہارا تو پورا خاندان عرصہ دراز سے نیکی میں معروف تھا اور یہ موسیٰ و ہارون علیہما السلام کا خاندان تھا اور پھر تمہارے والدین تو بہت نیک تھے تمہارے والد کس قدر پیارے انسان تھے اور تمہاری ماں بھی تو بہت نیک تھیں تم نے یہ کیا گُل کھلایا تو انہوں نے بچے کی طرف اشارہ کر دیا۔ والدہ موسیٰ علیہ السلام کی طرح انہوں نے بھی ذاتی الہام پہ عمل کیا۔

کشف و الہام پہ عمل

اور محققین کے نزدیک نبی کا کشف و الہام حتیٰ کہ خواب بھی وحی الٰہی ہوتا ہے اور ساری اُمت کے لیے اس پہ عمل ضروری اور ولی کے لیے اگر اس کا کشف و الہام نبی کے ارشاد کے خلاف نہ ہو تو خود اس پہ عمل کرنا ضروری ہوتا ہے ہاں البتہ دوسروں کے لیے حجت نہیں ہوتا۔ تو لوگوں نے کہا یہ کیا مذاق ہے بھلا اس گود کے بچے سے ہم کیا بات کریں گے تو حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام نے جو ماں کی گود میں تھے پکار کر کہا میں اللہ کا بندہ ہوں جس نے مجھے کتاب دی ہے اور نبوت عطا کی ہے۔ یہاں سوال تو ان کی ولادت اور نسب کے بارے میں تھا مگر انہوں نے جواب دیا کہ اللہ نے مجھے نبوت عطا کی ہے گویا نبی ہونا صحیح النسب ہونے کی سب سے بڑی دلیل

نبوت و ولایت کے لیے صحیح النسب لوگ منتخب کیے جاتے ہیں

اور نبی کے والدین غیر مسلم تو ہو سکتے ہیں مگر بدکار نہیں ہوتے

اسی طرح نبی کی بیوی اگرچہ ایمان نہ بھی لائے بدکار نہیں ہوتی

ہے کہ جس انسان کا نسب ہی درست نہ ہو وہ بے موسم اور بے محل پودے کی مانند ہوتا ہے جس پر کبھی پھل نہیں آتا۔ لہٰذا جن لوگوں کا نسب ہی درست نہ ہو انہیں ولایت بھی نصیب نہیں ہوتی اور نہ وہ خلقِ خُدا کی رہنمائی کی اہلیّت رکھتے ہیں۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ نبی کی بیوی بھی بدکار نہیں ہو سکتی اور نہ والدین بدکار ہوتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبوت اگرچہ بعد میں عطا ہوئی مگر اعلان اسی وقت فرما دیا کہ نبی منتخب شدہ ہوتے ہیں اور نبوت وہبی دولت ہے جس کا فیصلہ ازل میں ہی کر دیا گیا۔ لہٰذا نبی عالمِ امر میں پشتِ پدر میں، شکمِ مادر میں، دنیا اور برزخ میں ہر جگہ نبی ہی ہوتا ہے اور نبوت اس کی ذات کا وصف بن جاتی ہے اگرچہ بعثت کا وقت خاص ہوتا ہے چنانچہ فرمایا اللہ نے میرے وجود کو برکات سے بھر دیا ہے۔ میں جہاں بھی جس عالم اور جس حالت میں ہوں گا مجھ سے اللہ کی برکات کا ظہور ہو گا اور مجھے دارِ دنیا میں ہمیشہ عبادت گذاری اور مالی اور بدنی قربانی کا حکم ہے اور اپنی ماں کا حد درجہ احترام واکرام کرنے کا نیز اللہ نے مجھے نہ تو سخت گیر پیدا فرمایا ہے اور نہ بدبخت، یہاں صرف والدہ کا ذکر فرما کر یہ ثابت کر دیا گیا کہ والد کے بغیر پیدا ہوئے مگر سب سے پہلے کلمے میں یہ بھی بتا دیا کہ اگرچہ میری پیدائش بہت عجیب واقعہ ہے مگر میں اللہ کا بندہ ہوں خود قابلِ پرستش نہیں بلکہ اللہ کی عبادت کرنے والا ہوں اور اللہ کا اس درجہ مقرب ہوں کہ اللہ کی طرف سے مجھ پر سلامتی ہے جس روز میں پیدا ہوا جب مروں گا اور پھر جب دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا۔

یہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے بارے حق اور کھری بات ہے جس میں لوگوں نے افسانے تراش لیے کہ یہود نے آپ کو یوسف نجار کی ناجائز اولاد ہونے کی تہمت لگائی جسے مرزا قادیانی صاحب نے بھی اپنے دعوؤں میں دہرایا ہے۔ اگرچہ انہوں نے یوسف کو جائز باپ کہا ہے اور عیسائیوں نے اللہ کا بیٹا قرار دیا جو سب باطل ہے اور قولِ حق اللہ کا بیان کردہ ہے۔ اللہ کی شان سے بعید ہے اس کی اولاد ہو کہ اولاد بھی تو باپ کی صفات کی حامل ہوتی ہے اور اس کی ذات تو بے مثل و بے مثال، واحد و یکتا ہے اور اپنے ثانی یا شریک سے پاک وہ ایسا قادر ہے کہ جب چاہے اور جو چاہے اسی کو حکم دیتا ہے کہ

ہو جا اور وہ ہو جاتا ہے سبحان اللہ موجود کی تو بات ہی کیا اور وہ معدوم کو بھی حکم دیتا ہے اور سب سے فرما دیجیے کہ اے لوگو! بیشک اللہ ہی میرا پروردگار ہے اور تمھارا بھی لہٰذا صرف اسی کی عبادت کرو اور در در پہ جبہ سائی چھوڑ دو کہ یہی سیدھا راستہ ہے اور اس پر واضح دلائل ہونے کے باوجود لوگوں نے مختلف عقیدے ایجاد کر لیے لہٰذا گمراہوں اور کفر اختیار کرنے والوں کو حشر کے روز جو بہت بڑا اور حساب کتاب کا دن ہے بہت بڑی خرابی کا سامنا کرنا پڑے گا اور آج جو غلط فہمیاں یہ پیدا کر رہے ہیں سب ختم ہو جائیں گی اور سب کے سب خوب اچھی طرح دیکھتے بھی ہوں گے اور سُنیں گے بھی اگرچہ اب دارِ دنیا میں یہ ان حقائق سے منہ موڑ کر گمراہ ہو چکے ہیں انہیں اس حسرت کے دن کا خوف دلائیے جب اعمال کا فیصلہ ہوگا تو کفار کو سخت حسرت ہوگی۔ کاش ایمان لائے ہوتے اور یہ تو ظاہر ہے مگر یوم حسرۃ سے مراد ہے کہ مومن بھی

یوم الحسرۃ

حسرت کریں گے جیسا کہ حضرت معاذؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اہلِ جنّت کو بھی ان لمحات پر حسرت ہوگی جو بغیر ذکر کے گزر گئے او کما قال۔ "معارف" آج یہ اس روز کو بھول رہے ہیں لہٰذا ایمان نہیں لاتے۔ بیشک زمین وزمان اور جو کچھ ان میں ہے سب ہمارے ہیں اور کسی کو کتنی فرصت بھی عطا کر دی جائے اسے اور سب کو پلٹ کر ہماری بارگاہ میں ہی آنا ہے۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ۬ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿۴۱﴾

اور کتاب میں ابراہیم کو یاد کرو۔ بیشک وہ نہایت سچے پیغمبر تھے ﴿۴۱﴾

41. And make mention (O Muhammad) in the Scripture of Abraham. Lo! he was a saint, a Prophet.

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْـًٔا ﴿۴۲﴾

جب انہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ ابا آپ ایسی چیزوں کو کیوں پوجتے ہیں جو نہ سنیں اور نہ دیکھیں اور نہ آپ کے کچھ کام آسکیں ﴿۴۲﴾

42. When he said unto his father: O my father! Why worshippest thou that which heareth not, nor seeth, nor can in aught avail thee?

يٰاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ جَآءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْٓ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿۴۳﴾

ابا مجھے ایسا علم ملا ہے جو آپ کو نہیں ملا تو میرے ساتھ ہو جیے میں آپ کو سیدھی راہ پر چلا دوں گا ﴿۴۳﴾

43. O my father! Lo! there hath come unto me of knowledge that which came not unto thee. So follow me, and I will lead thee on a right path.

يٰاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ﴿۴۴﴾

ابا شیطان کی پوجا نہ کیجیے بےشک شیطان خدا کا نافرمان ہے ﴿۴۴﴾

44. O my father! Serve not the devil. Lo! the devil is a rebel unto the Beneficent.

يٰاَبَتِ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ﴿۴۵﴾

ابا مجھے ڈر لگتا ہے کہ آپ کو خدا کا عذاب آپکڑے تو آپ شیطان کے ساتھی ہو جائیں ﴿۴۵﴾

45. O my father! Lo! I fear lest a punishment from the Beneficent overtake thee so that thou become a comrade of the devil.

قَالَ أَرَاغِبٌ أَنتَ عَنْ آلِهَتِي يَا إِبْرَاهِيمُ ۖ
لَئِن لَّمْ تَنتَهِ لَأَرْجُمَنَّكَ ۖ وَاهْجُرْنِي مَلِيًّا ﴿٤٦﴾
قَالَ سَلَامٌ عَلَيْكَ ۖ سَأَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّي ۖ
إِنَّهُ كَانَ بِي حَفِيًّا ﴿٤٧﴾
وَأَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُونَ مِن
دُونِ اللَّهِ وَأَدْعُو رَبِّي عَسَىٰ أَلَّا
أَكُونَ بِدُعَاءِ رَبِّي شَقِيًّا ﴿٤٨﴾
فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِن
دُونِ اللَّهِ وَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ۖ
وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ﴿٤٩﴾
وَوَهَبْنَا لَهُم مِّن رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا
لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ﴿٥٠﴾ ع

اُس نے کہا کہ ابراہیم! کیا تو میرے معبودوں سے برگشتہ ہے؟ اگر تو باز نہ آئیگا
تو میں تجھے سنگسار کر دونگا۔ اور تو ہمیشہ کیلئے مجھ سے دور ہو جا (۴۶)
ابراہیم نے سلام علیکم کہا اور کہا کہ میں آپ کے لئے اپنے پروردگار
سے بخشش مانگوں گا۔ بیشک وہ مجھ پر نہایت مہربان ہے (۴۷)
اور میں آپ لوگوں سے اور جن کو آپ خدا کے سوا پکارا کرتے
ہیں اُن سے کنارہ کرتا ہوں اور اپنے پروردگار ہی کو پکارونگا
امید ہے کہ میں اپنے پروردگار کو پکار کر محروم نہیں رہونگا (۴۸)
اور جب ابراہیم اُن لوگوں سے اور جن کی وہ خدا کے سوا پرستش
کرتے تھے الگ ہو گئے تو ہم نے اُن کو اسحاق اور (اسحاق کو)
یعقوب بخشے۔ اور سب کو پیغمبر بنایا (۴۹)
اور اُن کو اپنی رحمت سے (بہت سی چیزیں) عنایت کیں۔
اور اُن کا ذکر جمیل بلند کیا (۵۰)

46. He said: Rejectest thou my gods, O Abraham? If thou cease not, I shall surely stone thee. Depart from me a long while!

47. He said: Peace be unto thee! I shall ask forgiveness of my Lord for thee. Lo! He was ever gracious unto me.

48. I shall withdraw from you and that unto which ye pray beside Allah, and I shall pray unto my Lord. It may be that, in prayer unto my Lord, I shall not be unblest.

49. So, when he had withdrawn from them and that which they were worshipping beside Allah, We gave him Isaac and Jacob. Each of them We made a Prophet.

50. And We gave them of Our mercy, and assigned to them a high and true renown.

اسرار و معارف

انہیں کتاب اللہ میں ابراہیم علیہ السلام کے حالات بھی سنایئے کہ مشرکینِ عرب ان کی پیروی کا دعویٰ رکھتے تھے مگر عقائد و اعمال مشرکانہ گھڑ رکھے تھے تو یہ بھی واضح ہو جائے کہ محض واقعاتِ عجیبہ ہی سننے کا شوق رکھتے ہیں یا حق کی طلب بھی ہے تاکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حالات سے ان کا عقیدہ اور عمل بھی اپنی صحیح صورت میں سامنے آجائے کہ وہ تو صدیق تھے اور نبی تھے۔ یہاں صدیق سے مُراد سچائی لیا جائے تو ہر نبی ہی صدیق اور سچا ہوتا ہے تو پھر ابراہیم علیہ السلام کی خصوصیت کیا رہ جاتی ہے۔

صدیق :

معنے اور منصب نیز مناصبِ ولایت کی خصوصیات

حق یہ ہے کہ صدیق ہونا یا "صدیقیت" ایک منصب جلیلہ ہے اور انبیاءؑ میں سے رب کریم نے جسے چاہا صدیق بنا دیا۔ اسی طرح ولایت کے مناصب کی انتہا بھی صدیقیت ہے۔ محققین صوفیاء کے مطابق ہر عہد میں ایک ولی اللہ منصبِ غوثیت پہ فائز ہوتا ہے۔ جب اللہ چاہے تو غوث

کو ترقی دے کر "قیوم" بنا دیتا ہے اگر وہ بھی ترقی کرے تو فرد بن جاتا ہے اور فرد ترقی کرکے قطب وحدت بنتا ہے اور وہ ترقی کر کے "صدیق" بنتا ہے۔ ولی سارے کمالات نبی کی اطاعت اور اتباع سے پاتا ہے نیز مقاماتِ ولایت کو انتہا تک عورت بھی حاصل کرسکتی ہے کہ قرآنِ حکیم نے حضرت مریمؑ کو "صدیقہ" کہا ہے۔ یہ مناصب ولایت جس مزاج کے لوگوں کو نصیب ہوں عامۃ المسلمین اس طرف چل پڑتے ہیں اور قدرتی طریقے سے اس کے وجود کی برکات ذہنوں میں زیر و بم پیدا کرتی ہیں۔ فی زمانہ اللہ کریم کا بہت ہی زیادہ احسان ہے کہ مناصبِ ولایت میں نہ صرف صدیق موجود ہے بلکہ دورِ حاضرہ کا صدیق اللہ کریم کی طرف سے "امام الصدیقین" ہے۔ یہ اسی کے وجود کی برکات ہیں کہ پوری دنیا میں مسلمان بیدار ہو رہا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

فالحمد للہ علیٰ ذالک بہرحال نبی کی صدیقیت بحیثیت نبی کے ہوتی ہے صحابی کی اپنی شان سے اور ولی کی اپنے مقام کے مطابق انبیاءؑ کے بعد کائنات میں صدیقوں کے سردار ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے گھر میں اور اپنے والد کو بھی بتوں کا پجاری پایا تو ان کا اتباع نہ کیا بلکہ انہیں نہایت خوبصورت طریقے سے بتوں کی پوجا چھوڑ کر اللہ واحد کی عبادت اختیار کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ اگر آپ اس پہ بتوں کو پوجتے ہیں کہ یہ آپ کی ضرورتیں پوری کریں گے تو ضرورت پوری کرنے پہ اختیار تو دُور کی بات ہے ان میں تو اتنی سکت بھی نہیں کہ آپ کی بات ہی سُن سکیں یا آپ کو اور آپ کے حالات کو دیکھ سکیں۔ تو یقیناً یہ آپ کے کسی کام بھی نہیں آسکتے۔

دلیلِ بزرگی

میں نے یہ بات محض رواجاً نہیں کہی بلکہ مجھے علم نصیب ہوا ہے مراد وحیِ رسالت ہے اور یہ ایسا علم ہے جو آپ کے پاس نہیں گویا محض بڑا ہونا یا عمر کی زیادتی بزرگی کی دلیل نہیں بلکہ اس کا مدار اللہ کی معرفت پر ہے۔ لہٰذا آپ میری بات مانیں اور میرا اتباع کریں تو میں آپ کو سیدھے راستے پر لے چلوں گا۔ اور آپ جو بتوں کو پوجتے ہیں یہ درحقیقت آپ شیطان ہی کو پوج رہے ہیں کہ اسی نے اس راہ پڑالا ہے حالانکہ بظاہر کافر بھی شیطان کو بُرا ہی کہتا ہے مگر اس کی بات مان کر اور بت پرستی میں مبتلا ہو کر گویا اسی کی عبادت بھی کرتا ہے اور شیطان تو اللہ کا جو بہت بڑا رحم کرنے والا ہے نافرمان ہے۔ ڈر یہ ہے کہ اس جرم میں آپ کو سزا نہ مل جائے۔ اگر ایسا ہوا تو پھر آپ بھی شیطان کے ساتھی بن جائیں گے مگر بُرا ہوا اللہ سے دُوری کی کیفیات

کا کہ اپنے عظیم بیٹے اور اللہ کے عظیم رسول کی بات سُن کر بھی بابا جی بھڑک اُٹھے اور کہنے لگے اب سمجھا گویا تم میرے معبودوں سے پھر چکے ہو اور مجھے بھی ایسا ہی کرنے کی دعوت دے رہے ہو لیکن یہ یاد رکھو کہ اولاد بیشک عزیز ہوتی ہے مگر اپنے معبود سے بڑھ کر نہیں لہٰذا ایسی باتوں سے باز آجاؤ ورنہ سنگسار کر دوں گا تب تک میری نگاہوں سے دُور ہو جاؤ۔ تو انہوں نے فرمایا کہ بہتر میں آپ کو سلام کرتا ہوں۔ اس سے مراد اچھے طریقے سے الگ ہونا بھی ہے اور یہ بات شریعتِ ابراہیمی کی تھی مگر اُمتِ مرحومہ کو حدیث شریف میں کافر کو سلام سے ابتدا

کافر کو سلام

کرنے سے منع فرمایا ہے ہاں ایسا مجمع جس میں بعض مسلمان بھی ہوں تو اسے سلام کہا جا سکتا ہے نیز فرمایا اللہ سے آپ کے لیے بخشش طلب کرتا رہوں گا کہ وہ مجھ پر بہت مہربان ہے۔ امتِ مرحومہ کو کتاب اللہ میں غیر مسلم کی مغفرت طلب کرنے سے روک دیا گیا ہے۔ ہاں ہدایت کی دعا کرنا درست ہے۔ لیکن اس حالت کفر میں میرا آپ کا ساتھ نہیں ہو سکتا لہٰذا میں آپ سے اور آپ کے ان معبودوں سے ظاہراً بھی الگ ہوتا ہوں اور صرف اپنے پروردگار کی عبادت کروں گا اور کافرانہ ماحول سے الگ ہو کر یقیناً بہتر طور پر عبادت کر سکوں گا۔ یہاں ثابت ہے کہ ماحول عبادات اور ان پر مرتّب ہونے والے

عبادات پر ماحول کا اثر

اثرات و کیفیات کو متاثر کرتا ہے لہٰذا بُرے ماحول سے الگ ہونا ضروری ہے۔ اسی لیے فرشتے وقتِ مرگ بھی کہتے ہیں کہ اللہ کی زمین وسیع تھی تو بدکاروں کو چھوڑ کر کہیں اور جا بستا۔ لہٰذا بلا ضرورت ایسے ماحول میں نہ جانا چاہیے۔ جب انہوں نے ہجرت فرمائی اور ان سے دُور یعنی ملکِ شام کو چلے گئے تو ہم نے انہیں ان سے بہت ہی بہتر رشتہ دار عطا فرما دیے۔ حضرت اسحٰقؑ جیسے بیٹے اور حضرت یعقوبؑ جیسے پوتے سے نوازا

ہجرت کے انعامات

جو دونوں نبی تھے یعنی ایک بہت اعلیٰ خاندان عطا فرما دیا اور ان کی اولاد کو صاحبِ کمال بنا کر اپنی رحمت سے نوازا اور ان کے نام کو عزت و بلندی بخش دی کہ ہر کوئی تعظیم سے اور ادب سے نام لیتا تھا۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوسٰى ۫ اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿٥١﴾

اور کتاب میں موسیٰ کا بھی ذکر کرو بیشک وہ ہمارے برگزیدہ اور پیغمبر مرسل تھے ﴿٥١﴾

51. And make mention in the Scripture of Moses. Lo! he was chosen, and he was a messenger (of Allah), a Prophet.

52. We called him from the right slope of the Mount, and brought him nigh in communion.

اور ہم نے اُن کو طور کی داہنی طرف پکارا اور باتیں
کرنے کے لئے نزدیک بلایا (۵۲)

وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ
وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا (۵۲)

53. And We bestowed upon him of Our mercy his brother Aaron, a Prophet (likewise).

اور اپنی مہربانی سے اُن کو اُن کا بھائی ہارون پیغمبر
عطا کیا (۵۳)

وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَآ اَخَاهُ هٰرُوْنَ
نَبِيًّا (۵۳)

54. And make mention in the Scripture of Ishmael. Lo! he was a keeper of his promise, and he was a messenger (of Allah), a Prophet.

اور کتاب میں اسمٰعیل کا بھی ذکر کرو وہ وعدے
کے سچے اور (ہمارے) بھیجے ہوئے نبی
تھے (۵۴)

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ۚ اِنَّهٗ
كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا
نَّبِيًّا (۵۴)

55. He enjoined upon his people worship and almsgiving, and was acceptable in the sight of his Lord.

اور اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم کرتے تھے
اور اپنے پروردگار کے ہاں پسندیدہ (و برگزیدہ) تھے (۵۵)

وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ۪
وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا (۵۵)

56. And make mention in the Scripture of Idris. Lo! he was a saint, a Prophet;

اور کتاب میں ادریس کا بھی ذکر کرو۔ وہ بھی نہایت
سچے نبی تھے (۵۶)

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ ۫ اِنَّهٗ كَانَ
صِدِّيْقًا نَّبِيًّا (۵۶)

57. And We raised him to high station.

اور ہم نے اُن کو اونچی جگہ اُٹھا لیا تھا (۵۷)

وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا (۵۷)

58. These are they unto whom Allah showed favour from among the Prophets, of the seed of Adam and of those whom We carried (in the ship) with Noah, and of the seed of Abraham and Israel, and from among those whom We guided and chose. When the revelations of the Beneficent were recited unto them, they fell down, adoring and weeping.

یہ وہ لوگ ہیں جن پر خدا نے اپنے پیغمبروں میں سے فضل کیا
(یعنی) اولاد آدم میں سے اور اُن لوگوں میں سے جن کو ہم نے
نوح کے ساتھ (کشتی میں) سوار کیا اور ابراہیم اور یعقوب کی اولاد
میں سے اور اُن لوگوں میں سے جنکو ہم نے ہدایت دی اور
برگزیدہ کیا جب اُنکے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی تھیں تو
سجدے میں گر پڑتے اور روتے رہتے تھے (۵۸)

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ
النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ ۗ وَمِمَّنْ
حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ۡ وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ
وَاِسْرَآءِيْلَ ۡ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ۭ
اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ
خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا (۵۸) السجدة

59. Now there hath succeeded them a later generation who have ruined worship and have followed lusts. But they will meet deception,

پھر اُن کے بعد چند ناخلف اُن کے جانشین ہوئے جنہوں
نے نماز کو (چھوڑ دیا گویا اُسے) کھو دیا اور خواہشاتِ نفسانی
کے پیچھے لگ گئے سو عنقریب اُنکو گمراہی (کی سزا) ملیگی (۵۹)

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا
الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ
يَلْقَوْنَ غَيًّا (۵۹)

60. Save him who shall repent and believe and do right. Such will enter the Garden, and they will not be wronged in aught—

ہاں جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور عمل نیک کئے تو
ایسے لوگ بہشت میں داخل ہوں گے اور اُن کا ذرا
نقصان نہ کیا جائے گا (۶۰)

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا
فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ
شَيْـًٔا (۶۰)

61. Gardens of Eden, which the Beneficent hath promised to His slaves in the Unseen. Lo! His promise is ever sure of fulfilment—

(یعنی) بہشت جاودانی (میں) جسکا خدا نے اپنے بندوں سے وعدہ کیا ہے (اور جو اُنکی
آنکھوں سے) پوشیدہ (ہے) بیشک اسکا وعدہ (نیکوکاروں کے) سامنے آنے والا ہے (۶۱)

جَنّٰتِ عَدْنِ ۣ الَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ
بِالْغَيْبِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا (۶۱)

62. They hear therein no idle talk, but only Peace; and therein they have food for morn and evening.

وہ اس میں سلام کے سوا کوئی بیہودہ کلام نہ سنیں گے
اور اُن کے لئے صبح و شام کھانا تیار ہوگا (۶۲)

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ۭ وَلَهُمْ
رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا (۶۲)

63. Such is the Garden which We cause the devout among Our bondmen to inherit.

64. We (angels) come not down save by commandment of thy Lord. Unto Him belongeth all that is before us and all that is behind us and all that is between those two, and thy Lord was never forgetful—

65. Lord of the heavens and the earth and all that is between them! Therefor, worship thou Him and be thou steadfast in His service. Knowest thou one that can be named along with Him?

تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا
مَنْ كَانَ تَقِيًّا ﴿٦٣﴾
وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ لَهٗ مَا بَيْنَ
اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ
وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ﴿٦٤﴾
رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ
وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ﴿٦٥﴾

یہی وہ جنت ہے جس کا ہم اپنے بندوں میں سے ایسے
شخص کو مالک بنائیں گے جو پرہیزگار ہوگا ﴿٦٣﴾
اور فرشتوں نے پیغمبر کو جواب دیا کہ ہم تمہارے پروردگار کے حکم
کے سوا اتر نہیں سکتے جو کچھ ہمارے آگے ہے اور جو پیچھے ہے اور جو ان کے
درمیان ہے سب اسی کا ہے اور تمہارا پروردگار بھولنے والا نہیں ﴿٦٤﴾
(یعنی) آسمان اور زمین کا اور جو ان دونوں کے درمیان ہے سب کا پروردگار
تو اسی کی عبادت کرو اور اسی کی عبادت پر ثابت قدم رہو۔ بھلا تم کوئی اس کا ہمنام جانتے ہو ﴿٦٥﴾

اسرار و معارف

آپ کتاب اللہ میں سے موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں بھی بتائیں کہ لوگوں نے بہت سی باتیں گھڑ رکھی تھیں یہود جو آپؐ پر اعتراضات سکھاتے تھے خود اس ہستی کے حالات سے بے خبر تھے جس کی امت ہونے کا دعویٰ کرتے تھے تو ارشاد ہوا وہ تو "مخلص" تھے یعنی اللہ نے انھیں محض اپنی اطاعت اور عبادت کے لیے چن لیا تھا۔ یہ کمال

حفاظتِ الٰہیہ

سب انبیاءؑ میں ہوتا ہے کہ نبی معصوم ہوتا ہے اور بعض اللہ کے بندوں کو اپنے نبی کے اتباع سے نصیب ہوتا ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ انھیں قدرتاً گناہوں سے بچانے کا اہتمام ہو جاتا ہے اور وہ محفوظ ہوتے ہیں یعنی ہر آن انھیں اللہ کی حفاظت نصیب ہوتی ہے۔ اگر بتقاضائے بشریت کوئی لغزش ہو بھی جائے تو فوراً توبہ نصیب ہوتی ہے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ کے منتخب کردہ بندے اس کے رسول اور نبی تھے۔ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام میں نبوت تو سب میں قدر مشترک ہے مگر رسالت ان حضرات کو نصیب

رسول اور نبی

ہے جو نئی شریعت لے کر مبعوث ہوئے لیکن اگر غیر نبی کو رسول کہا جائے تو مراد پیغام لے جانے والا یا قاصد ہوگا اس کا نبی ہونا ثابت نہ ہوگا جیسے وحی لانے والے فرشتے کو۔

موسیٰ علیہ السلام تو اللہ کے وہ مقرب رسول تھے کہ انہیں ہم نے راز کی باتیں کہنے کے لیے طُور پہاڑ پر طلب فرمایا یعنی لوگوں اور آبادی سے کٹ کر محض اپنے ساتھ باتیں کرنے کے لیے یہ عزت بخشی اور ان کی درخواست پر اُن کے بھائی ہارونؑ کو نبوت عطا کر کے ان کا دست و بازو بنا دیا۔ یہاں ثابت ہے کہ خلق سے کٹ کر اور تنہائی میں یا پھر

عزلت نشینی

پُرسکون جگہ پر ذکر کرنا بہت مُفید ہے۔

آپ اسمٰعیل علیہ السلام کا ذکر کیجیے جن کے ساتھ مشرکینِ عرب بھی رشتہ جوڑتے ہیں اور پھر اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں کہ وہ تو وعدے کے سچے اور کھرے تھے اور اللہ کے رسول اور نبی تھے یعنی مخلوق کو اللہ کے ساتھ جوڑنے والے تھے جیسے تم اللہ سے دُور کر کے بُتوں کی عبادت پر مجبور کرتے ہو اور وہ تو نہ صرف خود اللہ کی عبادت کرتے تھے بلکہ اپنے اہل وعیال کو اور گھر کے افراد کو بھی اللہ کی عبادت کا حکم دیتے اور زکوٰۃ ادا کرنے کو کہتے تھے جبکہ مشرکین مکہ خود کو لوگوں کی طرح عبادات کا محتاج نہ جانتے تھے۔ حج میں بھی دوسروں کی نسبت کم ارکان مقرر کر رکھے تھے اور وہ تو اپنے پروردگار کے بہت ہی پیارے اور پسندیدہ تھے۔ آپ حضرت ادریس علیہ السلام کا تذکرہ فرمایئے جو صدیق تھے اور نبی بھی۔ اور ہم نے انہیں بہت بلند مقام عطا فرمایا کہ مفسرین کے مطابق اپنے عہد کے بہت بڑے عبادت گذار بھی تھے اور اللہ نے انہیں اسقدر عبادات کی توفیق بخشی تھی کہ اس دور کے سب مسلمانوں سے ان کی عبادت اور اعمال جو آسمان کو جاتے زیادہ ہوتے تھے۔ بعض حضرات نے ان کا جسمانی طور پر اٹھایا جانا مراد لیا ہے کہ انہیں موت بھی آسمانِ چہارم پر نصیب ہوئی جیسا کہ حدیثِ معراج میں ارشاد ہے کہ آپؐ کی ملاقات ان سے چوتھے آسمان پر ہوئی۔ یہ آدم علیہ السلام کے قریب تر تھے۔ پھر نوح علیہ السلام کے ساتھ سواری والوں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کہ ارشاد ہوا یہ سب وہ اللہ کے محبوب بندے ہیں جن کو اللہ نے انعامات سے نوازا اور نبوت سے سرفراز فرمایا۔ آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے یعنی کسی بھی نبی میں الوہیت کے اوصاف نہ تھے بلکہ سب آدم علیہ السلام کی اولاد ہے پھر حضرت ابراہیم سام بن نوح کی اولاد اور اسمٰعیل واسحٰق ان کی اولاد اور اولاد یعقوب علیہ السلام میں جو نبی گزرے تا حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہ سب اللہ کے ہدایت یافتہ بندے تھے اور اللہ کے چُنے ہوتے اور محبوب تھے اور اللہ کی آیات سن کر سربسجود ہوتے تھے اور رقتِ قلبی کے باعث ان کے اشک رواں ہوتے۔

عبادات وتلاوت میں گریہ

عبادات وتلاوت میں گریہ طاری ہونا رقتِ قلبی کی دلیل ہے جو عنداللہ بہت پسندیدہ شے ہے اور ان انعامات میں سے ہے جو انبیاء علیہم السلام کی خصوصی اطاعت سے نصیب ہوتے ہیں بخلاف اس کے کہ مشرکین سے لے کر یہود و نصاریٰ تک نے انھی حضرات کے نام سے اپنی مشرکانہ رسومات وابستہ کر رکھی ہیں مگر یہ رسومات بعد کی ایجاد ہیں کہ ان کے بعد ان کی

رسومات کی ایجاد

جگہ ناخلف اور نااہل لوگ آئے جنھوں نے عبادات کو تو ضائع کر دیا حتیٰ کہ عبادات کی فرضیت تک سے انکار کر کے کافر ہوئے اور نفس پرستی، حصولِ دُنیا اور حصولِ ہوسِ اقتدار میں اسیر ہو کر تباہ ہوئے اور عبادات کی جگہ رسومات ایجاد کر کے دوسروں کی گمراہی اور تباہی کا باعث بنے۔

یہی حال بہت بڑے بڑے اہل اللہ کا ہوا کہ ان کے بعد نااہل لوگ ان کی جگہ پر قابض ہو گئے اور ہدایت کے کاموں سے ہٹ کر لوگوں کو رسومات میں مبتلا کر دیا اور اس طرح خود دولت کماتے اور عیش کرتے رہے العیاذ باللہ مگر ایسے سب لوگ جہنم کے ایک بہت گہرے غار میں پھینکے جائیں گے جہاں ہر طرح کے عذاب جمع ہوں گے اور پھر عیاشی کا عذاب الگ سے موجود ہو گا نیز جس قدر بلندی کی ہوس تھی اس سے کئی گنا پستی میں دھکیل دیے جائیں گے سوائے ان لوگوں کے کہ جنہیں ان میں سے بھی توبہ نصیب ہو گئی اور توبہ کی حقیقت یہ ہے کہ سب سے پہلے عقیدہ

توبہ کی حقیقت

درست کرے اور اس عقیدے کے مطابق عمل اختیار کرے۔ اس لیے ارشاد ہوا کہ توبہ کیا ہے، ایمان لائے اور نیک اعمال کرے ایسے لوگوں کو جنت میں داخل کیا جائے گا اور ان سے ذرہ برابر زیادتی نہ کی جائے گی کہ ایسی توبہ گناہوں کو مٹا دیتی ہے اور بعض اوقات انہیں نیکیوں میں بدل دیتی ہے۔

اضاعتِ صلوٰۃ اور اتباعِ شہوات

صلوٰۃ کو ضائع کرنا یہ بھی ہے کہ ادا کرنے والا اس کے اوقات کا لحاظ نہ کرے یا وضو اور لباس میں کوتاہی کرے یا قیام اور رکوع سجود درست نہ ہو تو یہ سب ضائع کرنا ہو گا نیز عبادات سے بے خبر ہو کر ہوسِ زر میں مُبتلا ہونا اور محض اچھا کھانے پہننے یا عالی شان مکان بنانے کا شوق اتباعِ شہوات ہے لیکن اگر عبادات نصیب ہوں حلال کمائے اور عزت سے رہے تو یہ اللہ کا احسان ہے۔

جنت کے ان باغوں میں رہیں گے جن کا اللہ نے اپنے بندوں سے غائبانہ وعدہ فرمایا صحیح عقیدہ اور نیک عمل والے لوگ اسے یقیناً پالیں گے جہاں کوئی فضول کلام تک نہ ہو گا سوائے سلامتی کی باتوں کے اور صبح و شام یعنی ہر آن بہترین رزق انہیں میسر ہو گا یہ نعمتیں اور یہ باغ میرے نیک اور پرہیزگار بندوں کو ان کی میراث کے طور پر ملیں گے اور کفار کو یہ بھی بتا دیجیے کہ فرشتہ ویسے ہی وحی نہیں لاتا بلکہ رب العلمین کے حکم سے نازل ہوتا ہے اور

اس میں ذرہ برابر گھٹانے بڑھانے کا اختیار نہیں رکھتا اس کے چہار طرف ہر چیز کا اور خود اس کا مالک اللہ ہے جو کبھی بھولتا بھی نہیں ۔ اے مخاطب وہی تو پروردگار ہے آسمانوں زمینوں کا اور جو کچھ ان میں ہے اس کا بھی لہٰذا ہر آن اسی کی عبادت و اطاعت پر کمربستہ رہ کہ اس کی عبادت چھوڑنے والا کسی دوسرے کی اطاعت و عبادت کرنے

عبادت قبولیت کی دلیل ہے

والا ہے اور کبھی تو نے اس کے برابر کا کوئی نام سنا ہے یعنی کوئی اس جیسا نہیں ۔ لہٰذا عبادت چھوڑنے والا تباہی کی طرف جانے والا ہے اور جسے توفیقِ عبادت ہو یہی قبولیت کی دلیل ہے ۔

وَيَقُولُ الْإِنسَانُ أَإِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ
أُخْرَجُ حَيًّا ﴿۶۶﴾
أَوَلَا يَذْكُرُ الْإِنسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِن
قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْئًا ﴿۶۷﴾
فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيَاطِينَ ثُمَّ
لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿۶۸﴾
ثُمَّ لَنَنزِعَنَّ مِن كُلِّ شِيعَةٍ أَيُّهُمْ
أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمَٰنِ عِتِيًّا ﴿۶۹﴾
ثُمَّ لَنَحْنُ أَعْلَمُ بِالَّذِينَ هُمْ أَوْلَىٰ بِهَا
صِلِيًّا ﴿۷۰﴾
وَإِن مِّنكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلَىٰ
رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ﴿۷۱﴾
ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوا وَّنَذَرُ الظَّالِمِينَ
فِيهَا جِثِيًّا ﴿۷۲﴾
وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ
الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَيُّ
الْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَأَحْسَنُ نَدِيًّا ﴿۷۳﴾
وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ هُمْ
أَحْسَنُ أَثَاثًا وَرِئْيًا ﴿۷۴﴾
قُلْ مَن كَانَ فِي الضَّلَالَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ

اور کافر انسان کہتا ہے کہ جب میں مرجاؤں گا تو کیا زندہ
کر کے نکالا جاؤں گا؟ ﴿۶۶﴾
کیا ایسا انسان یاد نہیں کرتا کہ ہم نے اس کو پہلے بھی
تو پیدا کیا تھا اور وہ کچھ بھی چیز نہ تھا ﴿۶۷﴾
تمہارے پروردگار کی قسم ہم ان کو جمع کریں گے اور شیطانوں کو بھی پھر ان سب کو
جہنم کے گرد حاضر کریں گے (اور وہ) گھٹنوں پر گرے ہوئے (ہوں گے) ﴿۶۸﴾
پھر ہر جماعت میں سے ہم ایسے لوگوں کو کھینچ نکالیں گے جو
خدا سے سخت سرکشی کرتے تھے ﴿۶۹﴾
اور ہم اُن لوگوں سے خوب واقف ہیں جو اُن میں داخل
ہونے کے زیادہ لائق ہیں ﴿۷۰﴾
اور تم میں کوئی (شخص) نہیں مگر اُسے اس پر گزرنا ہوگا یہ
تمہارے پروردگار پر لازم اور مقرر ہے ﴿۷۱﴾
پھر ہم پرہیزگاروں کو نجات دیں گے اور ظالموں کو
اس میں گھٹنوں کے بل پڑا ہوا چھوڑ دیں گے ﴿۷۲﴾
اور جب اُن لوگوں کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں
تو جو کافر ہیں وہ مومنوں سے کہتے ہیں کہ دونوں فریق میں سے
مکان کس کے اچھے اور مجلسیں کس کی بہتر ہیں؟ ﴿۷۳﴾
اور ہم نے ان سے پہلے بہت سی اُمتیں ہلاک کر دیں وہ لوگ
(ان سے) ٹھاٹھ اور نمود میں کہیں اچھے تھے ﴿۷۴﴾
کہہ دو کہ جو شخص گمراہی میں پڑا ہوا ہے خدا اس کو آہستہ آہستہ

66. And man saith: When I am dead, shall I forsooth be brought forth alive?

67. Doth not man remember that We created him before, when he was naught?

68. And, by thy Lord, verily We shall assemble them and the devils, then We shall bring them, crouching, around hell.

69. Then We shall pluck out from every sect whichever of them was most stubborn in rebellion to the Beneficent.

70. And surely We are best aware of those most worthy to be burned therein.

71. There is not one of you but shall approach it. That is a fixed ordinance of thy Lord.

72. Then We shall rescue those who kept from evil, and leave the evil-doers crouching there.

73. And when Our clear revelations are recited unto them, those who disbelieve say unto those who believe: Which of the two parties (yours or ours) is better in position, and more imposing as an army?

74. How many a generation have We destroyed before them, who were more imposing in respect of gear and outward seeming!

75. Say: As for him who is in error, the Beneficent will verily prolong his span of life until, when they behold that

الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰى إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ
إِمَّا الْعَذَابَ وَإِمَّا السَّاعَةَ فَسَيَعْلَمُونَ
مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّأَضْعَفُ جُنْدًا ﴿٧٥﴾
وَيَزِيدُ اللّٰهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى ۗ
وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ
ثَوَابًا وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا ﴿٧٦﴾
أَفَرَءَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ
لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ﴿٧٧﴾
أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ
عَهْدًا ﴿٧٨﴾
كَلَّا ۚ سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ
الْعَذَابِ مَدًّا ﴿٧٩﴾
وَّنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا ﴿٨٠﴾
وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُونُوا
لَهُمْ عِزًّا ﴿٨١﴾
كَلَّا ۚ سَيَكْفُرُونَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُونُونَ
عَلَيْهِمْ ضِدًّا ﴿٨٢﴾ ع

مہلت دیے جاتا ہے یہاں تک کہ جب اس چیز کو
دیکھ لیںگے جسکا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے خواہ عذاب اور خواہ قیامت
تو اس وقت جان لیںگے کہ مکان کس کا برا ہے اور لشکر کس کا کمزور ہے (۷۵)
اور جو لوگ ہدایت یاب ہیں خدا اُن کو زیادہ ہدایت دیتا ہے
اور نیکیاں جو باقی رہنے والی ہیں وہ تمہارے پروردگار کے
صلے کے لحاظ سے خوب اور انجام کے اعتبار سے بہتر ہیں (۷۶)
بھلا تم نے اُس شخص کو دیکھا جس نے ہماری آیتوں سے کفر کیا اور کہنے
لگا کہ اگر میں از سر نو زندہ ہوا بھی تو یہی مال اور اولاد مجھے وہاں ملیگا (۷۷)
کیا اس نے غیب کی خبر پالی ہے یا خدا کے یہاں (سے)
عہد لے لیا ہے؟ (۷۸)
ہرگز نہیں۔ یہ جو کچھ کہتا ہے ہم اس کو لکھتے جاتے اور
آہستہ آہستہ عذاب بڑھاتے جاتے ہیں (۷۹)
اور جو چیزیں یہ بتاتا ہے انکے ہم وارث ہونگے اور یہ اکیلا ہمارے سامنے آئیگا (۸۰)
اور ان لوگوں نے خدا کے سوا اور معبود بنا لئے ہیں تاکہ وہ انکے
لئے (موجب عزت و) مدد ہوں (۸۱)
ہرگز نہیں۔ وہ (معبودانِ باطل) اُن کی پرستش سے انکار

which they were promised, whether it be punishment (in the world), or the Hour (of Doom), they will know who is worse in position and who is weaker as an army.

76. Allah increaseth in right guidance those who walk aright, and the good deeds which endure are better in thy Lord's sight for reward, and better for resort.

77. Hast thou seen him who disbelieveth in Our revelations and saith: Assuredly I shall be given wealth and children?

78. Hath he perused the Unseen, or hath he made a pact with the Beneficent?

79. Nay, but We shall record that which he saith and prolong for him a span of torment:

80. And We shall inherit from him that whereof he spake, and he will come unto Us, alone (without his wealth and children).

81. And they have chosen (other) gods beside Allah that they may be a power for them.

82. Nay, but they will deny their worship of them, and become opponents unto them.

اسرار و معارف

منکرینِ قیامت کی یہ حیرت اور دعوے بے اصل ہیں کہ جب مر کر فنا ہو جائیں گے اور بدن خاک ہو چکا ہوگا تو بھلا کیسے جی اٹھیں گے۔ ان میں اتنا بھی شعور نہیں کہ یہ جان سکیں کہ جب کچھ بھی نہ تھا اور مادے کا وجود بھی نہ تھا تو خالقِ کل نے ہر شے کو پیدا فرمایا۔ انہیں بھی وجود بخشا بھلا موت کے بعد دوبارہ بنانا اسے کیا مشکل ہے۔ اگر یہ بھی نہ ہو تو یہ بات تو کفار کو بھی یقینی طور پر معلوم ہے کہ منی کے ایک قطرے کے بھی کہیں لاکھویں حصے سے وجود بنتا ہے تو مر کر بھی بدن مادے ہی کی کسی صورت میں جائیگا تو اسی مادے کو دوبارہ وجود بنا دینا اور زندگی دینا اس خالق کو مشکل نہیں جو پہلے بھی ایسا کر چکا ہے جو تمہارے سامنے ہے۔

حشر شیاطین اور انسانوں سے ان کا ربط

تیرے پروردگار کی قسم یعنی اس کی ربوبیت اس بات کی دلیل ہے کہ سب کفار کو اس

یورپ کی حاضرات

حال میں جمع کیا جائے گا کہ ان کے شیاطین بھی ان کے ساتھ ہوں گے اور وہ سب جہنم کے گرد گھٹنوں کے بل گرے ہوئے ہوں گے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ہر انسان کے ساتھ بھی ایک شیطان پیدا ہوتا ہے جو زندگی بھر اس کے ساتھ رہتا ہے۔ کافر پر تو وہ مسلط کر دیا جاتا ہے جیسا کہ آگے آرہا ہے اور مومن کا زندگی بھر اس سے مقابلہ رہتا ہے۔ پوچھا گیا یارسول اللہ کیا آپ کے ساتھ بھی ہے تو ارشاد ہوا

شانِ ہدایت

ہاں مگر میرا شیطان مسلمان ہو گیا ہے۔ سبحان اللہ کیا شانِ ہدایت ہے کہ شیطان کو آپ سے رابطہ ہوا تو وہ بھی مسلمان ہو گیا۔ یہ بہت طویل العمر ہوتے ہیں اور انسان کی موت کے بعد بھی اس کی قبر پر یا جہاں جسم کے ذرات ہوں وہاں رہتے ہیں۔ یورپ میں جو حاضرات کے لیے عمل کیا جاتا ہے اس میں مرنے والے کی شکل میں یہی حاضر ہوتے ہیں اور چونکہ زندگی بھر کے حالات لباس شکل اور سوچ تک سے واقف ہوتے ہیں لہٰذا لوگوں کی گمراہی کا باعث بنتے ہیں۔ یہ ابلیس کی دوسری اولاد کے علاوہ ہوتے ہیں

لفظ شیعہ قرآن کی اصطلاح میں

پھر ہر اس کافر گروہ میں سے جو خود کو ہدایت پہ جانتا ہے ان کے سب سے زیادہ سرکش لوگوں کو الگ کر لیا جائے گا اور اس کے لیے کسی تفتیش کی ضرورت بھی نہ ہو گی کہ ہم خود ہر ایک انسان سے خوب واقف ہیں۔ لہٰذا ان سرکش لوگوں کو دوسروں کے آگے لگا کر جہنم میں ڈالا جائے گا۔ لفظ شیعہ کے معنی اگرچہ گروہ یا فرقہ کا ہے مگر قرآن حکیم نے ہمیشہ ایسے کافر گروہ پر بولا ہے جو خود کو ہدایت پہ سمجھنے کا دعوے دار بھی ہو اور بدترین کافر بھی ایسا کافر جسے سیدھا جہنم میں گرنا ہو گا اور یوں تو اے انسانو تم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو جہنم پر سے نہ گزرے گا۔ کافر اس میں گرتے جائیں گے اور مومن پل صراط کو عبور کرتے چلے جائیں گے کہ کفر کے انجام بھی دیکھتے ہوں گے اور یہ اللہ کا وعدہ ہے ضرور ہو گا۔ ہاں مومن کو نجات ہو گی یعنی وہ دیکھتا ہوا گذر جائے گا جبکہ کافر اوندھے منہ جہنم ہی میں گر جائیں گے۔

سزا از جنسِ اعمال

ان کی اس ذلت کا سبب خود ان ہی فلسفہ ہو گا یعنی سزا اعمال ہی کی جنس سے ہو گی کہ دنیا میں وہ اکڑتے بھی تھے تو کفر کے سبب دوزخ میں گرے اور اکڑنے

کی وجہ سے سر کے بل اُلٹے ہو کر گرے جب آیاتِ الٰہی سُنتے تو مومنین سے کہا کرتے تھے کہ بھلا دُنیا میں مال و دولت کے اعتبار اور معاشرے میں مقام کے اعتبار سے کون بہتر ہے تم یا ہم یعنی اگر ہم اللہ کے مقبول نہ ہوتے تو دولت واقتدار نہ ملتا۔ انہیں کہیئے کہ دولت واقتدار تو تم سے پہلے کفار کے پاس بھی تھے مگر انہیں اللہ کے عذاب سے

دولتِ دنیا اور اقتدار ہدایت کی دلیل نہیں

نہ بچا سکے بلکہ تم سے زیادہ دولت مند اور طاقت ور کافر قومیں تھیں جو تباہ ہو ہوگئیں۔ دولتِ دُنیا قبولیت کی دلیل نہیں بلکہ اللہ کریم ایسے لوگوں کو وقتی طور پر مہلت دے دیتے ہیں اور جب انسان گمراہی کی طرف چل پڑتا ہے تو وہی راہ اسے آسان نظر آتی ہے مگر جب اللہ کی گرفت آتی ہے دنیا میں عذاب آئے یا آخرت و قیامت کا حساب درپیش ہوگا تو انہیں بھی خبر ہو جائے گی کہ کس کا ٹھکانہ بھی بُرا ہے اور کون بہت کمزور سہاروں پر بھروسہ کرتا رہا۔

نیکی پر گامزن ہونے والوں کے لیے نیک راہ ہی آسان کر دی جاتی ہے اور انہیں قوتِ عمل عطا کی جاتی ہے اور تیرے رب کے حضور تو باقی رہنے والی نیکیاں ہی بہت قیمتی اثاثہ ہیں اور انہیں کا بدلہ بہترین ہوگا۔

ان کفار کا خیال اور سوچ ملاحظہ ہو کہ دنیا میں مال اور اولاد عطا ہوئی تو بجائے شکر کے نافرمانی شروع کر دی ساتھ یہ دعوےٰ بھی ہے کہ آخرت میں بھی مجھے ہی مال و دولت اور اولاد کی نعمت عطا ہوگی۔ بھلا کیا یہ غیب سے آگاہ ہیں کہ وہاں کی بات سمجھ لی یا کیا اللہ نے ان سے ایسا وعدہ کیا ہے۔ اپنے کسی نبی یا کسی کتاب کے واسطہ سے ہرگز نہیں بلکہ اس کا قانون تو واضح ہے اور ان کا یہ دعوےٰ کفر کے ساتھ گستاخی بھی ہے جو لکھا جا رہا ہے اور ان کے عذاب کی زیادتی کا باعث بنے گا۔ یہ مال و دولت اور اسبابِ راحت خویش اقارب تو چھن جائیں گے اور میدانِ حشر میں تو پیشگی اکیلے بھگتنا ہوگی۔ یہ سب کچھ تو ہمارا ہے جسے چاہیں جب چاہیں دیں یا واپس لے لیں۔ ان جاہلوں نے اللہ کو چھوڑ کر غیر اللہ کی پوجا شروع کر رکھی ہے اور اُمید یہ ہے کہ انہیں ایسا کرنے سے اللہ کے ہاں ان کی مدد نصیب ہوگی ایسا ہرگز نہ ہوگا بلکہ حق یہ ہے کہ یومِ حشر تو یہ خود بتوں کو یا اللہ کے سوا جن کو پوجتے تھے سب کو بُرا سمجھیں گے اور اپنی تباہی کا سبب سمجھیں گے اور ان کی عزت تک کرنے سے انکار کر دیں گے۔ عبادت کیا کریں گے یہ تو ان کے سخت مخالف ہو جائیں گے۔

83. Seest thou not that We have set the devils on the disbelievers to confound them with confusion?

84. So make no haste against them (O Muhammad). We do but number unto them a sum (of days).

85. On the Day when We shall gather the righteous unto the Beneficent, a goodly company,

86. And drive the guilty unto Hell, a weary herd.

87. They will have no power of intercession, save him who hath made a covenant with his Lord.

88. And they say: The Beneficent hath taken unto Himself a son.

89. Assuredly ye utter a disastrous thing,

90. Whereby almost the heavens are torn, and the earth is split asunder and the mountains fall in ruins,

91. That ye ascribe unto the Beneficent a son,

92. When it is not meet for (the Majesty of) the Beneficent that He should choose a son.

93. There is none in the heavens and the earth but cometh unto the Beneficent as a slave.

94. Verily He knoweth them and numbereth them with (right) numbering.

95. And each one of them will come unto Him on the Day of Resurrection, alone.

96. Lo! those who believe and do good works, the Beneficent will appoint for them love.

97. And We make (this Scripture) easy in thy tongue, (O Muhammad) only that thou mayst bear good tidings therewith unto those who ward off (evil), and warn therewith the froward folk.

98. And how many a generation before them have We destroyed! Canst thou (Muhammad) see a single man of them, or hear from them the slightest sound?

—o—

کریں گے اور اُن کے دشمن (و مخالف) ہوں گے ﴿۸۲﴾

أَلَمْ تَرَ أَنَّا أَرْسَلْنَا الشَّيَاطِينَ عَلَى
کیا تم نے نہیں دیکھا کہ ہم نے شیطانوں کو کافروں پر چھوڑ

الْكَافِرِينَ تَؤُزُّهُمْ أَزًّا ﴿۸۳﴾
رکھا ہے کہ وہ اُن کو برانگیختہ کرتے رہتے ہیں ﴿۸۳﴾

فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ إِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ﴿۸۴﴾
تو تم اُن پر (عذاب کے لئے) جلدی نہ کرو ہم تو اُن کیلئے (دن) شمار کر رہے ہیں ﴿۸۴﴾

يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَٰنِ وَفْدًا ﴿۸۵﴾
جس روز ہم پرہیزگاروں کو خدا کے سامنے (بطور) مہمان جمع کریں گے ﴿۸۵﴾

وَنَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿۸۶﴾
اور گنہگاروں کو دوزخ کی طرف پیاسے ہانک لے جائینگے ﴿۸۶﴾

لَا يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ
(تو لوگ) کسی کی سفارش کا اختیار نہ رکھیں گے مگر جس نے

عِنْدَ الرَّحْمَٰنِ عَهْدًا ﴿۸۷﴾
خدا سے اقرار لیا ہو ﴿۸۷﴾

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَٰنُ وَلَدًا ﴿۸۸﴾
اور کہتے ہیں خدا بیٹا رکھتا ہے ﴿۸۸﴾

لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِدًّا ﴿۸۹﴾
(ایسا کہنے والو یہ تو) تم بُری بات (زبان پر) لاتے ہو ﴿۸۹﴾

تَكَادُ السَّمَاوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ
قریب ہے کہ اس (افترا) سے آسمان پھٹ پڑیں اور زمین

الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ﴿۹۰﴾
شق ہو جائے اور پہاڑ پارہ پارہ ہو کر گر پڑیں ﴿۹۰﴾

أَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمَٰنِ وَلَدًا ﴿۹۱﴾
کہ اُنہوں نے خدا کے لئے بیٹا تجویز کیا ﴿۹۱﴾

وَمَا يَنْبَغِي لِلرَّحْمَٰنِ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا ﴿۹۲﴾
اور خدا کو شایاں نہیں کہ کسی کو بیٹا بنائے ﴿۹۲﴾

إِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا
تمام شخص جو آسمانوں اور زمین میں ہیں سب خدا کے

آتِي الرَّحْمَٰنِ عَبْدًا ﴿۹۳﴾
روبرو بندے ہو کر آئیں گے ﴿۹۳﴾

لَقَدْ أَحْصَاهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ﴿۹۴﴾
اُس نے اُن (سب) کو (اپنے علم سے) گھیر رکھا اور (ایک ایک کو) شمار کر رکھا ہے ﴿۹۴﴾

وَكُلُّهُمْ آتِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَرْدًا ﴿۹۵﴾
اور سب قیامت کے دن اُس کے سامنے اکیلے اکیلے حاضر ہوں گے ﴿۹۵﴾

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
اور جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کئے خدا اُن کی محبت

سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَٰنُ وُدًّا ﴿۹۶﴾
(مخلوقات کے دل میں) پیدا کر دے گا ﴿۹۶﴾

فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ
(اے پیغمبر) ہم نے یہ (قرآن) تمہاری زبان میں آسان (نازل) کیا ہے تاکہ

الْمُتَّقِينَ وَتُنْذِرَ بِهِ قَوْمًا لُدًّا ﴿۹۷﴾
تم اس سے پرہیزگاروں کو خوشخبری پہنچا دو اور جھگڑالو لوگوں کو ڈر سنا دو ﴿۹۷﴾

وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنْ قَرْنٍ هَلْ
اور ہم نے ان سے پہلے بہت سے گروہوں کو ہلاک کر دیا ہے بھلا تم

تُحِسُّ مِنْهُمْ مِنْ أَحَدٍ أَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿۹۸﴾
اُن میں سے کسی کو دیکھتے ہو یا کہیں اُن کی بھنک سنتے ہو ﴿۹۸﴾

اسرار و معارف

انسان پر شیطان کا تسلط

یہ ان کے کردار سے ظاہر ہے کہ اللہ نے ان کے بداعمال اور کفر کی سزا کے طور پر شیطانوں کو ان پر غلبہ دے دیا ہے اور وہ شیطان انہیں ہر لمحہ بُرائی پر اُبھارتے رہتے ہیں اور اسی کو ان کی نگاہوں میں سجاتے رہتے ہیں۔ لہٰذا جلدی کی تو کوئی بات نہیں کہ پہلے ہی انسان کے پاس بہت محدود سی زندگی ہے اور وہ اوقات تو اسے پورا کرنے کی اجازت ہے نیز یہ اس روز قابلِ دید حال میں ہوں گے جب مومنین بہت عزت و احترام کے ساتھ اللہ کریم جو بہت رحم کرنے والا ہے کی بارگاہ میں مہمانی سے مشرف ہو رہے ہوں گے اور یہ بدکار جہنم کی طرف پیاسے ہانکے جا رہے ہوں گے۔ ایسی حالت میں کہ کوئی ان کا سفارشی اور ان کی طرفداری میں بات کرنے والا بھی نہ ہو گا کہ وہاں شفاعت بھی اللہ کے وعدے اور اجازت سے ہو گی اور اس نے کفار کی شفاعت سے بھی روک دیا ہے۔

ان کے ذلیل ہو کر جہنم میں گرنے کی بات پہ حیرت ہونی چاہیے کہ ان کا جُرم بھی اتنا ہی بڑا ہے۔ یہ دعوے کرتے تھے کہ اللہ کا بیٹا ہے اور یہ اتنا بڑا جھوٹ ہے کہ اس سے آسمان پھٹ جائے زمین شق ہو جائے اور پہاڑ بھی ریزہ ریزہ ہو جائیں۔ اگر انہیں کہا جائے کہ کہو اللہ کا بیٹا ہے۔

ہر شے میں زندگی ہے اور شعور بھی

گویا آسمانوں زمینوں اور پہاڑوں تک میں زندگی بھی ہے اور شعور بھی اور کفر کرنے سے وہ بھی لرزہ براندام ہوتے ہیں اور اگر ذکر ہی سے غافل ہوں تو تباہ ہو جاتے ہیں چہ جائیکہ کفر کریں۔

اللہ کریم کی عظمت کو بیٹا کب زیبا ہے یہ تو اس کی شان ہی کے خلاف ہے کہ بیٹا تو باپ ہی کی مثل ہوتا ہے اور وہ اپنی ذات میں بھی اور صفات میں بھی یکتا ہے۔ زمینوں اور آسمانوں کی ساری مخلوق تو اس کی غلام ہے جن کی زندگی کے لمحات کو بھی اس نے شمار کر رکھا ہے اور سب مخلوق نے فرداً فرداً اس کے سامنے روزِ حشر کو جواب دینا ہے اگر بیٹا ہوتا تو غلام نہ ہوتا ایک اور مالک ہوتا جو کبھی بھی ممکن نہیں۔

خلوص سے محبت مقبولیت کی دلیل ہے

جو لوگ ایمان لاتے ہیں یعنی درست عقیدہ اختیار کرتے ہیں اور نیک اعمال کرتے ہیں ان میں رب کریم محبت پیدا کر دیں گے یوم حشر جب کفار ایک دوسرے کو الزام دیں گے یہ ایک

دوسرے کی سفارش کا سبب ہوں گے نیز نیک لوگوں کو دنیا میں بھی آپس میں خلوص کے ساتھ اور بے لوث محبت نصیب ہو جاتی ہے ورنہ تعلقات اغراض کے محتاج رہتے ہیں۔

قرآن کو آپؐ سے ہی سمجھا جاسکتا ہے

اور اے میرے حبیبؐ یہ قرآن آپ کی زبان پر سہل کر دیا گیا ہے یعنی آپؐ سمجھائیں تو بہت آسان ہے ورنہ انسانی شعور سے بالاتر ہے کہ کوئی آپؐ کی ذات سے الگ ہو کر سمجھنا چاہے تو تاریخ گواہ ہے ایسے لوگ گمراہ ہو گئے کہ آپؐ نیک بندوں کو بشارت دیں اور جھگڑنے والے بدکاروں اور کفار کو آنے والے بُرے انجام سے بروقت ڈرائیں کفر اور بدکاری کا دنیاوی انجام تو ان کے سامنے بھی ہے کہ اس جُرم میں کیسی کیسی نامور قومیں تباہ ہوئیں کیا اب کوئی ان کی بھنک بھی پاتا ہے؟ یعنی صفحہ ہستی سے یوں مٹ گئیں جیسے تھیں ہی نہیں اور آخرت کے عذاب اس پر مزید۔